

بخدمت حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ اس سال ہمارے رنگون کے بہت سارے حضرات رمضان میں عمرے کیلئے
آئے ہوئے ہیں تو ان کے روزے کے متعلق کچھ مسائل کا حل مطلوب ہے۔

(۱) ہمارے کچھ حضرات ماہ رمضان رنگون میں شروع کر کے ۱۵ رمضان کو عمرے کیلئے نکل گئے، اور ۳۰ رمضان کو انکی
واپسی ہے، جب یہ لوگ واپس ہوں گے تو اگر نہ ہنگامی رات کو مکہ مکرمہ میں چاند نظر آجائے اور رنگون میں چاند نظر نہ آئے اور یہ
لوگ اس دن سحری کے بعد مکہ مکرمہ سے نکلیں تو کیا ان پر روزہ رکھنا واجب ہو گا جبکہ مکہ مکرمہ میں وہ عید کا دن ہو گا، اور اگر اس
دن مکہ میں عید کا دن ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں تو بھی رنگون میں بذریعہ فلائٹ عصر سے پہلے پہنچیں گے تو جس وقت یہ
لوگ رنگون پہنچیں گے اس وقت رنگون میں لوگ تیسواں روزے رکھے ہوئے ہوں گے تو اس وقت یہ حضرات کیا کریں۔ آیا
اس وقت ان پر اسماک واجب ہو گا، اور کیا ان پر اس روزے کی قضا واجب ہو گی، اور اگر یہ حضرات عصر کے بجائے افطار کے
بعد رنگون پہنچیں تو کیا حکم ہو گا۔ واضح رہے کہ اس سال رنگون اور مکہ مکرمہ دونوں شہروں میں رمضان ایک ہی دن شروع ہوا
ہے۔

(۲) ہمارے کچھ حضرات قبل از رمضان سے مکہ مکرمہ میں موجود ہیں اور انہوں نے ماہ رمضان مکہ مکرمہ ہی میں اسی
کے حساب سے شروع کیا ہے، انکی واپسی بھی ۳۰ رمضان کو ہے، تو جب یہ لوگ واپس ہوں گے تو اگر مکہ مکرمہ میں ہنگامی رات
کو چاند نظر آجائے اور اس دن رنگون میں چاند نظر نہ آئے اور یہ لوگ اس دن سحری کے بعد مکہ مکرمہ سے نکلیں تو کیا ان پر روزہ
رکھنا واجب ہو گا جبکہ مکہ مکرمہ میں وہ عید کا دن ہو گا۔ اور اگر اس دن مکہ میں عید کا دن ہونے کی وجہ سے روزہ نہ رکھیں تو بھی
بذریعہ فلائٹ عصر سے پہلے رنگون پہنچیں گے تو جس وقت یہ لوگ رنگون پہنچیں گے اس وقت رنگون میں لوگ تیسواں روزے
رکھے ہوئے ہوں گے تو اس وقت یہ حضرات کیا کریں گے۔ آیا اس وقت ان پر اسماک واجب ہو گا، اور کیا ان پر اس روزے کی
قضا واجب ہو گی، اور اگر یہ حضرات عصر کے بجائے افطار کے بعد رنگون پہنچیں تو اس صورت میں کیا حکم ہو گا، واضح رہے کہ
اس سال رنگون اور مکہ مکرمہ دونوں شہروں میں رمضان ایک ہی دن شروع ہوا ہے۔

ازراہ کرام ان دو مسکلوں کا جواب جلد از جلد عنایت فرمادیں۔

السائل: محمد طارق جمیل

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۳۳۵ھ

۲۳، رمضان، ۱۳۳۹ھ

ساکن حال: مکہ مکرمہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الجواب حامداً ومصلياً

(۲۰۱)۔۔۔ مکہ مکرمہ میں شوال کا چاند نظر آنے کے بعد اگلے دن وہاں روزہ رکھنا حرام ہے خواہ سفر کر کے کسی ایسے ملک جانے کا ارادہ ہو جہاں رمضان باقی ہو۔

البتہ اگر مکہ مکرمہ سے عید کے دن سفر کے کے غروب آفتاب سے پہلے رنگون پہنچ گئے اور وہاں روزہ ہو تو تشبہ بالصائمین واجب ہو گا، اور چونکہ ان کے حق میں شہود شہر پایا گیا، اسلئے بعد میں ایک روزہ کی قضاء بھی لازم ہوگی، اور اگر غروب آفتاب کے بعد پہنچے تو روزہ کی قضاء لازم نہیں۔
قوله تعالى

{فمن شهد منكم الشهر فليصمه} [185/2]

سنن الترمذي (80 /3)

أخبرني محمد بن إسماعيل حدثنا إبراهيم بن المنذر حدثنا إسحاق بن جعفر بن محمد حدثني عبد الله بن جعفر عن عثمان بن محمد الأحنسي عن سعيد المقبري عن أبي هريرة : أن النبي صلى الله عليه و سلم قال الصوم يوم تصومون والفطر يوم تفطرون والأضحى يوم تضحون

قال أبو عيسى هذا حديث حسن غريب وفسر بعض أهل العلم هذا الحديث فقال إنما معنى هذا أن الصوم والفطر مع الجماعة وعظم الناس قال الشيخ الألباني : صحيح

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (407 /2)

والأخيران يمسكان بقية يومهما وجوبا على الأصح) لأن الفطر قبيح وترك القبيح شرعا واجب (كمسافر أقام وحائض ونفساء طهرتا ومجنون أفاق ومريض صح) ومفطر ولو مكرها أو خطأ (وصبي بلغ وكافر أسلم وكلهم يقضون) ما فاتهم الخ

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (408 /2)

(قوله: كمسافر أقام) أي بعد نصف النهار أو قبله بعد الأكل أما قبلهما فيجب عليه الصوم وإن كان نوى الفطر كما سيأتي متنا في الفصل الآتي. والأصل في هذه المسائل أن كل من صار في آخر النهار بصفة لو كان أول النهار عليها للزمه الصوم فعليه الإمساك كما في الخلاصة والنهاية والعناية

بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (102 /2)



أما صوم رمضان فتعلق بفواته أحكام ثلاثة: وجوب إمساك بقية اليوم تشبها بالصائمين في حال ووجوب القضاء في حال ووجوب الفداء في حال. أما وجوب الإمساك تشبها بالصائمين فكل من كان له عذر في صوم رمضان في أول النهار مانع من الوجوب أو مبيح للفطر ثم زال عذره وصار بحال لو كان عليه في أول النهار لوجب عليه الصوم ولا يباح له الفطر كالصبي إذا بلغ في بعض النهار وأسلم الكافر وأفاق المخنون وطهرت الحائض وقدم المسافر مع قيام الأهلية يجب عليه إمساك بقية اليوم.

البحر الرائق، دارالكتاب الاسلامي (2/ 311)

أما وجوب الإمساك تشبها بالصائمين فكل من كان له عذر في صوم رمضان في أول النهار مانع من الوجوب أو مبيح للفطر ثم زال عذره وصار بحال لو كان عليه في أول النهار لوجب عليه الصوم لا يباح له الفطر كالصبي إذا بلغ والكافر إذا أسلم والمخنون إذا أفاق والحائض إذا طهرت والمسافر إذا قدم وكذا كل من وجب عليه الصوم لوجود سبب الوجوب والأهلية ثم تعذر عليه المضى بأن أفطر متعمدا أو أصبح يوم الشك مفطرا ثم تبين أنه من رمضان أو تسحر على ظن أن الفجر لم يطلع ثم تبين أنه طالع فإنه يجب عليه الإمساك تشبها. اهـ.

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (رد المحتار) (2/ 384)

[تبيه]: لو صام رائي هلال رمضان وأكمل العدة لم يفطر إلا مع الإمام لقوله - عليه الصلاة والسلام - «صومكم يوم تصومون وفطركم يوم تفطرون» رواه الترمذي وغيره والناس لم يفطروا في مثل هذا اليوم فوجب أن لا يفطر نحر (قوله وجوبا وقيل ندبا) قال في البدائع المحققون قالوا: لا رواية في وجوب الصوم عليه، وإنما الرواية أنه يصوم وهو محمول على الندب احتياطا. اهـ. قال في التحفة: يجب عليه الصوم. وفي المبسوط عليه صوم ذلك اليوم وهو ظاهر استدلالهم في هلال رمضان بقوله تعالى ﴿مَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾ [البقرة: 185]- وفي العيد بالاحتياط نحر وما في البدائع مخالف لما في أكثر المعتمرات من التصريح بالوجوب نوح.

قلت: والظاهر أن المراد بالوجوب المصطلح لا الفرض؛ لأن كونه من رمضان ليس قطعيا ولذا ساع القول بنذب صومه وسقطت الكفارة بفطره ولو كان قطعيا للزم الناس صومه. على أن الحسن وابن سيرين وعطاء قالوا لا يصوم إلا مع الإمام كما نقله في البحر فافهم (قوله: قضى فقط) أي بلا كفارة



بدائع الصنائع، دارالكتب العلمية (2/ 80)

وأما صوم رمضان: فوقته شهر رمضان لا يجوز في غيره، فيقع الكلام فيه في موضعين أحدهما: في بيان وقت صوم رمضان، والثاني في بيان ما يعرف به وقته، أما الأول: فوقت صوم رمضان شهر رمضان، لقوله تعالى { فمن شهد منكم الشهر فليصمه } [البقرة: 185] أي: فليصم في الشهر، وقول النبي - صلى الله عليه وسلم - «وصوموا شهركم» أي: في شهركم لأن الشهر لا يصام وإنما يصام فيه.

الفقه الإسلامي وأدلته - أ. د. وهبة الزحيلي (3/ 18)

صوم عيد الفطر والأضحى وأيام التشريق بعده: مكروه تحريماً عن الحنفية، حرام لا يصح عند باقي الأئمة (1)، سواء أكان الصوم فرضاً أم نفلاً، ويكون عاصياً إن قصد صيامها، ولا يجزئه عن الفرض لما روى أبو هريرة: «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهي عن صيام يومين: يوم فطر، ويوم أضحى» (2) والنهي عند غير الحنفية يقتضي فساد المنهي عنه وتحريمه. وروى مسلم في صحيحه عن النبي صلى الله عليه وسلم: «أيام منى أيام أكل وشرب وذكر الله تعالى»..... واللَّهُ سبحانه وتعالى اعلم

الإمام

محمد الياس هاشم رنجوئي

دارالافتاء جامع دارالعلوم كراچی

۲۷ / رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ

۱۲ / جون ۲۰۱۸

المرتب صحیح

احقر محمد غوث اللہ

۲۷ / ۹ / ۱۴۳۹ھ

۲۰۱۸ - ۰۶ - ۱۲ سن



المرتب صحیح

محمد

۲۷ / ۹ / ۱۴۳۹ھ

المرتب صحیح
بندہ محمد الحسن عفی عنہ
۲۷ / ۹ / ۱۴۳۹ھ